بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابی حضرت مصعب بن عمیرؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍ مارچ 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر ہوا تھا جس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج میں بیان کروں گا۔ حضرت مصعب بن عمیر کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہ مدینہ کے مبلغ کے طور پر ان کو بھیجا گیا تھا اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حج کے موقع پر جبکہ عرب کے چاروں طرف سے لوگ مکہ میں حج کے لئے جمع ہونے شروع ہوئے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت کے مطابق جہاں کچھ آدمیوں کو کھڑا دیکھتے تھے ان کے پاس جا کر انہیں توحید کا وعظ سنانے لگ جاتے تھے اور خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیتے تھے اور ظلم اور بدکاری اور فساد اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے تھے۔ اسی حالت میں آپ منیٰ کی وادی میں پھر رہے تھے کہ چھ سات آدمیوں پر جو مدینہ کے باشندے تھے آپ کی نظر پڑی۔ آپ نے ان سے کہا کہ آپ لوگ کس قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خزرج قبیلے کے ساتھ۔ آپ نے کہا کہ وہی قبیلہ جو یہودیوں کا حلیف ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا آپ لوگ تھوڑی دیر بیٹھ کر میری باتیں سنیں گے؟ ان لوگوں نے چونکہ آپ کا ذکر سنا ہوا تھا اور دل میں آپ کے دعوے سے کچھ دلچسپی تھی انہوں نے آپ کی بات مان لی اور آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی باتیں سننے لگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ خدا کی بادشاہت قریب آ رہی ہے۔ بت اب دنیا سے مٹا دیئے جائیں گے توحید کو دنیا میں قائم کر دیا جائے گا۔ نیکی اور تقویٰ پھر ایک دفعہ دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ کیا مدینے کے لوگ اس عظیم الشان نعمت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ کی تعلیم کو تو ہم قبول کرتے ہیں باقی رہا یہ کہ مدینہ اسلام کو پناہ دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں اس کے لئے ہم اپنے وطن جا کر اپنی قوم سے بات کریں گے پھر ہم دوسرے سال اپنی قوم کا فیصلہ آپ کو بتائیں گے۔ یہ لوگ واپس گئے اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں آپ کی تعلیم کا ذکر کرنا شروع کیا۔ یہودیوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اوس اور خزرج بائبل کی پیشگوئیاں سنتے رہتے تھے۔ جب یہودی اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں کا حال بیان کرتے تو اس کے آخر میں یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے کہ ایک نبی جو موسیٰ کا مثیل ہو گا ظاہر ہونے والا ہے اس کا وقت قریب آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا ہم پھر ایک دفعہ دنیا میں غالب آ جائیں گے۔ یہود کے دشمن تباہ کر دیئے جائیں گے۔ جب ان حاجیوں سے مدینہ والوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو سنا اور آپ کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور انہوں نے کہا یہ تو وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کی یہودی ہمیں خبر دیا کرتے تھے۔ پس بہت سے نوجوان یہ سن کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی سچائی سے متاثر ہوئے اور یہودیوں سے سنی ہوئی پیشگوئیاں ان کے ایمان لانے میں مددگار ہو گئیں۔ چنانچہ اگلے سال حج کے موقع پر پھر مدینے کے لوگ آئے۔ بارہ آدمی اس دفعہ مدینہ سے یہ ارادہ کر کے چلے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو جائیں گے ان میں سے دس خزرج قبیلہ کے تھے اور دو اوس کے۔ منیٰ میں وہ آپ سے ملے اور انہوں نے آپ کے ہاتھ پر اس بات کا اقرار کیا کہ وہ سوائے خدا کے اور کسی کی پرستش نہیں کریں گے۔ وہ چوری نہیں کریں گے وہ بدکاری نہیں کریں گے وہ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے وہ ایک دوسرے پر جھوٹے الزام نہیں لگائیں گے نہ وہ خدا کے نبی کی دوسری نیک تعلیمات میں نافرمانی کریں گے۔

یہ لوگ واپس گئے تو انہوں نے اپنی قوم میں اور بھی زیادہ زور سے تبلیغ شروع کردی۔ مدینہ کے گھروں میں سے بت نکال کر باہر پھینکے جانے لگے بتوں کے آگے سرجھکانے والے لوگ اب گردنیں اٹھا کر چلنے لگے۔ خدا کے سوا اب لوگوں کے ماتھے کسی کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہ تھے۔ یہودی حیران تھے کہ صدیوں کی دوستی اور صدیوں کی تبلیغ سے جو تبدیلی وہ نہ پیدا کرسکے اسلام نے وہ تبدیلی چند دنوں میں پیدا کردی۔ توحید کا وعظ مدینہ والوں کے دلوں میں گھر کرتا چلا جاتا تھا۔ یکے بعد دیگرے لوگ آتے اور مسلمانوں سے کہتے ہمیں اپنا دین سکھاؤ لیکن مدینہ کے نومسلم نہ تو خود اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقف تھے اور نہ ان کی تعداد اتنی تھی کہ وہ سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو اسلام کے متعلق تفصیل سے بتاسکیں اس لئے انہوں نے مکہ میں ایک آدمی بھجوایا اور مبلغ کی درخواست کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو جو حبشہ کی ہجرت سے واپس آئے تھے مدینہ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھجوایا۔ مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے باہر پہلے اسلامی مبلغ تھے۔

ہجرت کا حکم ملنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابوایوب انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت مصعب بن عمیر غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر اور احد میں مہاجرین کا بڑا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر کے پاس تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا تھا۔

حضرت مصعب بن عمیر غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کے روز حضرت مصعب بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لڑ رہے تھے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ آپ کو ابن قمیئہ نے شہید کیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ غزوہ احد کے علمبردار حضرت مصعب بن عمیر نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ غزوہ احد کے روز حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابن قمیئہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہوکر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے دائیں بازو پر جس سے آپ نے جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر حضرت مصعب یہ آیت تلاوت کرنے لگے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ اور جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قمیئہ نے بائیں ہاتھ پر وار کرکے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگالیا۔ اس کے بعد ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں گاڑ دیا نیزہ ٹوٹ گیا حضرت مصعب گر پڑے۔ کر گر گئے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا مگر چونکہ مصعب کا ڈیل ڈول آنحضرت ﷺ سے ملتا تھا ابن قمیئہ نے سمجھا کہ میں نے محمد ﷺ کو مار لیا یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکہ دہی کے خیال سے ہو۔ بہرحال اس نے مصعب کو شہید ہوکر گرنے پر شور مچا دیا کہ میں نے محمد ﷺ کو مار لیا ہے۔ یہ بھی ایک بڑی وجہ ہوئی تھی جو جنگ احد میں مسلمانوں کے جو حوصلہ تھا پست ہونے کی لیکن بہرحال بعد میں اکٹھے بھی ہوگئے۔ شہادت کے وقت حضرت مصعب کی عمر چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔

رسول اللہ ﷺ جب حضرت مصعب کی نعش کے پاس پہنچے تو ان کی نعش چہرے کے بل پڑی تھی نبی کریم ﷺ نے اس کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ کہ مؤمنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کردیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ان رسول اللہ یشھد انکم الشھداء عند اللہ یوم القیامۃ۔ کہ خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی اللہ کے ہاں شہداء ہو۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اس کی زیارت کرلو اور اس پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مصعب مکہ کے نوجوانوں میں سب سے زیادہ خوش پوش اور بانکے سمجھے

جاتے تھے اور بڑے ناز ونعمت میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے بدن پر ایک کپڑا دیکھا۔ جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ کو ان کا وہ پہلا زمانہ یاد آ گیا تو آپ چشم پر آب ہو گئے۔ احد میں جب مصعب شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔

حضرت علی بن ابو طالب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقباء عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ عطا کئے گئے ہیں تو ہم نے عرض کیا وہ کون سے ہیں آپ نے فرمایا میرے دونوں نواسے جعفر اور حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، ابوذر، عمار اور عبداللہ بن مسعود۔ حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کہا کرتے تھے کہ میں نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا جو حضرت مصعب بن عمیر سے زیادہ خوش اخلاق ہو اور ان سے کم جسے اختلاف ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احد کے بعد مدینہ لوٹے تو آپ کو حضرت مصعب بن عمیر کی بیوی حضرت حمنہ بنت جحش ملیں۔ لوگوں نے انہیں ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت کی خبر دی اس پر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں ان کے ماموں حضرت حمزہ کی شہادت کی خبر دی اس پر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں انکے خاوند حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت کی اطلاع دی اس پر وہ رونے لگیں اور بے چین ہو گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لئے اس کے خاوند کا ایک خاص مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں حضرت مصعب کا ذکر ختم ہوا۔ انشاء اللہ آئندہ اگلے صحابی کا ذکر ہوگا۔ اب میں آجکل جو وبا پھیلی ہوئی ہے کرونا وائرس کی اس کے بارے میں بھی احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے اعلان ہو رہے ہیں ان احتیاطی تدابیر پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے۔ بعض ہومیوپیتھی دوائیاں بہت شروع میں میں نے ہومیو پیتھ سے مشورہ کر کے بتائی تھیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ ان میں شفاء رکھے اس لئے استعمال بھی کرنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں جیسا کہ اعلان ہو رہے ہیں۔ اس بارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجمع سے بچیں مسجد میں آنے والوں کو بھی احتیاط کرنا چاہئے اگر ہلکا سا بھی بخار ہے جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکیں نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہئے پھر۔ مسجد کے بھی حقوق ہیں۔ کسی بھی لگنے والی بیماری کا مریض جو ہے اس کو مسجد میں آنے سے بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ پھر آجکل خاص طور پے ہر ایک کو چاہئے کہ چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ یا رومال رکھے۔ اور آجکل جیسا کہ میں نے کہا خاص طور پر اس کی احتیاط کی ضرورت ہے۔ آجکل جو ڈاکٹر احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔ ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پر سینیٹائزر لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر پانچ وقت کا نمازی ہے کوئی اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہے ہیں ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو یہ صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جو سینیٹائزر کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ بہر حال جو وضو ہے اور صحیح طرح اگر وضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور وضو جو کرے گا انسان پھر نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور پھر آجکل تو خاص طور پر دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے اس طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے۔ مسجدوں کے حق کے بارے میں میں نے ذکر کیا تو یہ بھی ذکر کر دوں کہ خاص طور پر سردیوں میں بھی عام بھی مسجد میں آنے والوں کو جو جرابیں پہن کے آتے ہیں جرابیں بھی روزانہ تبدیل کرنی چاہئیں اور دھونی چاہئیں۔ جو اگر جرابوں میں سے پیروں میں سے بو آ رہی ہو تو ساتھ کھڑے نمازیوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے یا جو پیچھے نمازی ہے صف میں سجدہ کر رہا ہے اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اس بارے میں احتیاط کرنی چاہئے حکم تو یہ ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بو والی چیز لہسن پیاز وغیرہ کھا

کر مسجد میں نہ آؤ۔ بلکہ یہ حکم ہے کہ مسجد میں آؤ تو خوشبو لگا کر آیا کرو بلکہ اتنی احتیاط ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچا گوشت لے کر بھی مسجد کے اندر سے گزرو بھی نہ کجا یہ کہ وہاں بیٹھا ہوا انسان۔ اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے اور اس لئے اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹروں سے تسلی کروالیں یہ کس قسم کی بیماری ہے لیکن ایک دو دن پرہیز کرنا بھی بہتر ہے۔ پھر یہ ہے گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے لیکن آجکل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو اختلاف تھا جب ہم کہتے تھے اور بڑے پیار سے کہتے تھے کہ ہمیں منع ہے سلام کرنا اس طرح مصافحہ کرنا عورت مرد کا اس پر ان کے بڑے شور تھے لیکن اب اکثر سنا ہے محکموں میں بھی اور مختلف جگہوں پے یہ لوگ جو انکار کرتے ہیں اور بڑے rude طریقے سے کرتے ہیں۔ تو بہر حال اس وبا نے اس لحاظ سے ان کی اصلاح کر دی ہے کچھ حد تک اللہ کرے کہ یہ اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں امراض زلزلے طوفان حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیا داری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے بھی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے عزیزم تنزیل احمد بٹ کا جو عقیل احمد بٹ صاحب کے بیٹے تھے۔ 27 فروری 2020ء کو اسکی ہمسائی خاتون نے 27 فروری کو ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدیوں کو کسی بھی بہانے سے قتل کرنا مولویوں کے فتووں نے پاکستان میں بڑا آسان بنا دیا ہے۔ یہ قتل بھی اس کا نتیجہ ہے اور لحاظ سے میں تو اس کو عزیز کو شہداء میں شامل کرتا ہوں وجہ جو بھی ہوئی لیکن بہر حال اس کے پیچھے ایک بغض ہے احمدیت کا۔ عزیزم تنزیل احمد بٹ 20 نومبر 2009ء کو لاہور میں پیدا ہوا۔ وقف نو کی تحریک میں شامل تھا۔ بڑی باقاعدگی سے نماز کیلئے مسجد جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیار کی آغوش میں جگہ دے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ماں باپ کو بھی صبر اور سکون عطا فرمائے۔ دوسرا جنازہ بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کا ہے جو ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے تھے یہ 16 فروری کو راولپنڈی میں 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تیسرا جنازہ ہے ڈاکٹر حمید الدین صاحب کا جو 121 ج ب گھو وال فیصل آباد کے رہنے والے تھے 29 فروری 2020ء کو ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے ان کی نسلوں میں بھی وفا کے ساتھ اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق ان کو عطا فرماتا رہے۔ ......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 6th - March - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB